ترقی اسلام کے بارہ میں ارشاد

(فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۱۷ء)

بمقام شملہ

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ترقیٔ اسلام کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد شملہ سے

تمام جماعت احمدیہ کے نام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں آج آپ لوگوں کو ایک نہایت ضروری اور اہم امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو اس لحاظ سے اور بھی اہم ہے کہ اس کی طرف اس سے بہت پہلے آپ لوگوں کو توجہ دلائی جانی چاہئے تھی۔ مگر میں بوجہ بیماری معذور تھا اور ایک دو سطر کے لکھنے سے بھی مجھے سخت تکلیف ہو جاتی تھی۔ پس بوجہ اس کے کہ کام کرنے کا وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے بہت زیادہ ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کا کام کس قدر اہم ہے اور یہ بھی کہ اس کام کے کرنے کا اہل اگر کوئی ہے تو وہ صرف آپ لوگ ہیں کیونکہ آپ لوگوں نے خدا تعالیٰ کے ایک مرسل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ایک نئی زندگی حاصل کی ہے اور ایک نئی روح آپ میں پھونکی گئی ہے۔ ورنہ باقی لوگ جو اس وقت دعوائے اسلام کرتے ہیں روحانی طور پر مردہ ہیں اور ایک مردہ دوسرے مردے کو کیا نفع دے سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ کی قدرت نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے آپ لوگوں میں نہ صرف زندگی کی روح ہی پھونکی ہے بلکہ زندہ کرنے کی طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح اسرائیلی مُردے زندہ کیا کرتے تھے۔ مگر خدا

تعالیٰ نے ہمیں ایسا مسیحؑ عطا فرمایا ہے جو نہ صرف خود مردے زندہ کرتا تھا بلکہ اس کا مسیحی نفس جس میں پھونکا گیا وہ بھی مردے زندہ کرنے کی طاقت سے بھر گیا۔ چنانچہ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ دشمنان اسلام کو اگر کوئی جماعت شکست دینے کے قابل ہوئی ہے اور ان کے باطل دلائل کو توڑنے پر قادر ہوئی ہے تو وہ یہی جماعت ہے۔ اگر اوہام پرستی اور باطل کی محبت کو دل سے نکالنے میں کوئی گروہ کامیاب ہؤا ہے تو وہ یہی جماعت ہے۔ پس تبلیغ اسلام کے مقدس فرض کی بجا آوری کا کام اسی ایک جماعت کے متعلق ہو سکتا ہے۔ اور اسی کے متعلق ہے کیونکہ جیسا کے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔ (الصف: ۱۰) مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہی یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کر دے اور جو مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے وہی اس کی جماعت کے قیام کی غرض ہے کیونکہ مقتدی اپنے امام سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔ اس جماعت کا سب سے اہم فرض یہی ہے کہ وہ دیگر ادیان پر اسلام کو دلائل و براہین کے ذریعہ سے غالب کرے۔ کیونکہ تلوار کا غلبہ کوئی چیز نہیں۔ تلوار سے ایک انسان کے ظاہر کو تو بدلا جا سکتا ہے دل نہیں بدلا جا سکتا۔ دل پر قبضہ دلائل کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور جب تک دل نہ بدلے اس وقت تک مونہہ کا اقرار کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ پس نہ تو عقل اس بات کو قبول کرتی ہے اور نہ قرآن کریم اس بات کو جائز قرار دیتا ہے جیسا کہ بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ لوگوں کو زبردستی اسلام پر قائم کیا جاوے۔ اسلام پہلے بھی اپنے بے نظیر حسن کے ذریعہ سے لوگوں کے دلوں کا فاتح ہؤا تھا اور اب بھی اسی طرح لوگوں کے قلوب کو فتح کرے گا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسلام کو اس کی اصلی خوبصورتی کے ساتھ دنیا پر ظاہر کریں۔ اور ہمارا ایسا کرنا کسی پر احسان نہیں بلکہ اپنے فرض کی ادائیگی ہے اور دنیا میں کوئی خوشی ادائیگی فرض کی خوشی سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ پرانے زمانہ میں اس فرض کی ادائیگی کے لئے جانوں کی قربانی کرنی پڑتی تھی کیونکہ لوگ تلوار کے ذریعہ مذہب کی اشاعت میں روکیں ڈالتے تھے۔ مگر آج کل ہر مذہب کے لئے آزادی ہے اس لئے پہلے لوگوں کی نسبت ہمارے لئے ایک آسانی ہے کہ صرف مالی قربانی سے ہم اس فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ آسانی ہماری ذمہ داری کو بڑھا دیتی ہے۔ جو شخص باوجود آسانی اور سہولت کے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ اس شخص کی نسبت زیادہ مستحق سرزنش ہے جس کا

کام زیادہ اور بوجھ بھاری تھا۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ خاص طور پر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کا ایک بڑا حصہ اس ذمہ داری کو سمجھتا اور اس کے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ پچھلے جلسہ نے اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ اخلاص رکھا ہے اور دین کی ایسی محبت بخشی ہے کہ جس کی نظیر صحابہؓ کے زمانہ کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ پچھلے سالانہ جلسہ میں میں نے خاص طور پر جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ وہ خزانہ جماعت کی حالت کو درست کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اس وقت سلسلہ کے کاموں کے متعلق روپیہ کی اس قدر کمی ہو گئی تھی کہ تین تین ماہ کی تنخواہوں کے بل بغیر ادائیگی کے پڑے تھے۔ اور سائر اخراجات کے بعض بل تو سوا سوا سال کے بھی موجود تھے جس کا روپیہ ادا نہیں کیا گیا تھا۔ اس تقریر کی طرف جماعت نے ایسی توجہ کی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب صدر انجمن کا بہت سا قرضہ اتر چکا ہے۔ اور تنخواہوں کے پچھلے بل ادا ہونے کے بعد اب ہر ماہ کے بل آسانی سے ادا ہو جاتے ہیں۔ اور جو قرضہ باقی ہے وہ بھی برابر ادا ہو رہا ہے۔ اور چونکہ مؤمن کا خاصہ ہے کہ وہ ہر دم قدم آگے ڈالتا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت اس کوشش میں کمی نہیں آنے دے گی۔ بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مگر جہاں یہ بات نہایت خوش کن ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا بہت سا قرضہ اس سال اتر چکا ہے اور بقیہ اتر رہا ہے وہاں میں اس بات پر افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ جماعت نے انجمن ترقی اسلام کی مالی حالت کے درست کرنے کی طرف اس قدر توجہ نہیں کی جس قدر کرنی مناسب تھی۔ میں نے احباب سے جلسہ سالانہ کے موقع پر کہا تھا کہ ان انجمنوں کی مالی حالت کی کمزوری میری صحت اور میرے کام پر بد اثر ڈالتی ہے۔ کیونکہ جس شخص کے کانوں میں ہر وقت یہ آواز آوے کہ اس سلسلہ کے کاموں کو چلانے کے لئے جس کا کام خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا ہے روپیہ کی سخت تنگی ہے اور ہر ایک کام سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ وہ کب تندرست رہ سکتا ہے اور کب وہ ان زیادہ ضروری کاموں کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے جو جماعت کی حقیقی ترقی سے متعلق ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلفاء پر صرف مالی انتظام کا ہی بوجھ نہیں اور امور بھی ان کی طبیعت پر بوجھ ڈالنے کا باعث ہوتے ہیں۔ مگر اس وقت جب کہ روپیہ پر بہت سے کاموں کا دارومدار ہے جماعت کی روحانی ترقی کے خیال کے بعد یہ بوجھ بھی ایک

بہت بڑا بوجھ ہے۔ پس میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے احباب کو پھر اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ انجمن ترقی اسلام کی مالی حالت کی درستی کی بھی فکر کریں۔ میں ان دنوں بیمار ہوں اور مجھے فکر ہے کہ میں اپنی زندگی میں جماعت کی ہر قسم کی حالت کو درست دیکھ لوں۔ شملہ آنے سے میری صحت میں ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن پھر بھی طبیعت ابھی بہت کمزور ہے۔ چنانچہ تین چار دن سے پھر تپ کا دورہ ہے اور اس وقت بھی کہ میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں میں تپ محسوس کرتا ہوں۔ پس مجھے جلدی ہے کہ کسی طرح احمدی جماعت کے تمام کام میری زندگی میں تکمیل کے درجہ پر پہنچ جائیں اور اس کی طرف میں آپ لوگوں کو خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے ایک ایسی جماعت کا انتظام سپرد کیا ہے جس کی نسبت اگر میں یہ کہوں کہ وہ میری آواز پر کان نہیں رکھتی تو یہ ایک سخت ناشکری ہوگی۔ میری بات کی طرف توجہ کرنا تو ایک چھوٹی سی بات ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ بہت ہیں جو میرے اشارہ پر اپنی جان اور اپنا مال اور اپنی ہر ایک عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۔ اور اس اخلاص بھری جماعت کو مخاطب کرتے وقت میرا دل اس یقین سے پُر ہے کہ وہ فوراً اس نقص کو رفع کرنے کی کوشش کرے گی جس کی طرف میں نے ان کو متوجہ کیا ہے۔ مگر اس عام تحریک کے علاوہ بعض خاص ضروریات بھی ہیں جن کے لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تبلیغ ولایت کے اخراجات کے لئے فوراً ساڑھے نو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ یعنی اڑھائی ہزار روپیہ مکان کے لئے دو ہزار روپیہ پہلے قرضہ لے کر دیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کے لئے ایک ہزار روپیہ ایک تیسرے آدمی کے سفر خرچ کے لئے جو وہاں کھانا پکانے اور دوسرے کاموں میں مدد کرنے کے لئے ضروری ہے (کیونکہ وہاں سو روپیہ ماہوار خرچ کرنے پر ملازم مل سکتا ہے۔ اور پھر اپنے آدمی جتنا مفید بھی نہیں ہو سکتا) اور چار ہزار روپیہ چھ ماہ کے خرچ کے لئے۔ اس ساڑھے نو ہزار روپیہ کے علاوہ دو ہزار روپیہ وفد ماریشس کے لئے اور ایک ہزار روپیہ ان وفود کے اخراجات کے لئے جو پچھلے دنوں بمبئی کشمیر اور سرحد پر بھیجے گئے ہیں درکار ہے۔ یہ کل رقم ساڑھے بارہ ہزار بنتی ہے اور دو ماہ کے اندر اس کا جمع ہو جانا ضروری ہے۔ پچھلے سال جب مفتی صاحب کو ولایت بھیجنے کی تجویز ہوئی تھی تو میں نے اخراجات ولایت مہیا کرنے کے لئے یہ تجویز کی تھی کہ چند مخلص اور ذی استطاعت احباب کو خاص خطوط کے ذریعہ اس بوجھ کو برداشت کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔ چنانچہ ساٹھ ستر دوستوں نے اوسطاً ایک

سو روپیہ فی کس دیا تھا اور اس طرح ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے قریب جمع ہو گیا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ ذی استطاعت احباب کے علاوہ جماعت کے دوسرے لوگ بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ اور اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ تمام جماعت کے لوگ جن تک یہ میرا اعلان کسی ذریعہ سے پہنچے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور ترقی اسلام کے ماہوار چندوں کے اپنے اخلاص اور خاص حالات کے لحاظ سے اپنی ایک ماہ کی آمدنی یا اسکا نصف یا اس کا تیسرا حصہ یا کم از کم اس کا چوتھا حصہ اس خاص چندہ میں دیں۔ ہاں سہولت کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ جس قدر چندہ وہ دینا چاہیں اس کو تین اقساط میں تین ماہ کے اندر ادا کر دیں۔ تمام جماعتوں کے سیکرٹریوں کو چاہئے کہ وہ میرے اس اعلان کو اپنی اپنی جماعتوں کو سنا کر اس تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ اور اگر کسی جگہ باقاعدہ انجمنیں نہیں یا سیکرٹری سست ہے تو وہاں ہر ایک مخلص کا فرض ہے کہ وہ اپنے طور پر اس تحریک کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جزائے نیک حاصل کرے۔ جہاں انجمن بھی ہے اور سیکرٹری بھی ہے وہاں بھی جماعت کے مخلص احباب کو سیکرٹری کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مرکزی طور پر اس تحریک پر عمل کرانے کے لئے میں نے ماسٹر عبدالمغنی صاحب سیکرٹری فنانشل کمیٹی کو مقرر کیا ہے۔ وہ تمام جماعتوں سے اس کے متعلق خط و کتابت کریں گے۔ تمام احمدی احباب ان کے کام کو آسان کرنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آج کل خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ اس کے دین کی مدد کی جاوے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

شملہ ۱۲۔ ستمبر ۱۹۱۷ء۔